محبت خوشبو کی مانند

مہناز یوسف

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں۔

www.pakistanipoint.com

محبت خوشبو کی مانند

پاکستانی پوائنٹ

مہناز یوسف

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں۔

www.pakistanipoint.com

محبت خوشبو کی مانند

کتابی شکل : پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

پاکستانی پوائنٹ کوئی تجارتی ویب سائٹ نہیں ہے یہاں پر موجود ناولز بالکل مفت ہیں۔اس مشن کا مقصد صرف اردو ادب کی خدمت کرنا ہے تاکہ جو لوگ وطن سے دور ہیں اور اردو کتب حاصل نہیں کر سکتے، وہ یہاں سے ڈاؤنلوڈ کر لیں۔اگر آپ اردو لکھنا جانتے ہیں تو آپ بھی روز کا ایک صفحہ کمپوز کر کے اس مشن کا حصہ بن سکتے ہیں۔مزید معلومات کے لئے،

سپر موڈز:صبا گل، تتلی ، ٹیم لیڈر:ایم وائی صائم ، مینجمنٹ:وقار یا ایکسٹو سے رابطہ کریں، شکریہ

عورت ساری زندگی محبت کی پیاسی ہی رہتی ہے پر مرد کی زندگی میں ڈھیروں کام ہوتے ہیں۔سوائے محبت کے... مرد اور عورت دونوں کے محبت جانچنے کے الگ الگ پیمانے ہیں۔عورت کا پیمانہ محبت کے الگ انداز لئے ہوئے ہے جبکہ مرد کے پیمانے میں محبت کے الگ رنگ ہیں۔

ماہ نور رومانوی ڈراموں' کہانیوں کی دلدادہ تھی صنف نازک جو تھی۔محبت کے خواب محبوب کے پیار بھرے جملے' کسی کے لیے اس کی ذات کا اہم ہونا' محبت اور ارمان محبت بس۔وہ سوچتی کہ شادی کے بعد اس کی زندگی میں صرف اور صرف پیار ہوگا' پر شادی کے بعد جو اس کے ارمانوں پر پانی پھرا کہ کیا کہیے۔ شہروز اتنے خشک مزاج کا تھا کہ اس کا خشک مزاج دیکھ کر ماہ نور کا سارا پیار ومحبت خشک ہوجاتا۔اس نے تو سوچا تھا کہ شادی کے بعد!...

''ہم تم ہوں گے بادل ہوگا... رقص میں سار جنگل ہوگا۔'' لیکن یہاں جنگل تو کیا رقص کرتا' شہروز کے ساتھ وہ ہوتی تو پھول بھی مسکرا کر نہ دیتے۔ایسی ہوتی ہے شادی۔

ایسی ہوتی ہے محبت' ماہ نور کا شوہر شہروز جو کہ قابل قبول شکل وصورت کا مالک تھا۔پر پیار محبت کے اظہار کے معاملے میں بالکل اناڑی تھا۔زبان سے نہیں کہا کبھی کہ زبان کو کم ہی زحمت دینا مناسب سمجھتا تھا وہ۔وہ سوچتا کہ بتیس دانتوں کے بیچ میں موجود زبان سے فضول گوئی نہ ہی کی جائے تو بہتر ہے اور ماہ نور بہت باتونی' اپنی ہر بات کو واضح کرکے بتانے والی' لفظوں کی جادو گرنی' لیکن شہروز کے آگے مار کھا جاتی کہ اکیلا بندہ کب تک بولے اور کتنا بولے کہ دوسری طرف نری خاموشی' یا پھر ہوں' ہاں' اچھا' دیکھتے ہیں' ٹھیک ہے۔جیسے الفاظ ہوں سو وہ دوبارہ اپنی کہانیوں اور ڈراموں میں رومانس ڈھونڈنے لگی کہ اصل زندگی میں تو ناممکن نظر آتا تھا۔

یونہی زندگی کے روکھے پھیکے دس سال گزر گئے۔وہ دو بیٹوں کی ماں بن گئی تھی۔ سالوں بعد بھی ماہ نور کے دل میں وہی عشق ومحبت کی دلدادہ ماہ نور پیر پسارے بیٹھی تھی بلکہ دو سال سے تو اس کا احساس کمتری مزید دل میں جڑ پکڑ چکا تھا کہ دو سال پہلے ان کے پڑوس میں سحرش شفٹ ہوئی تھی' چند ہی دنوں میں ماہ نور

کی سحرش سے بہت اچھی دوستی ہوگئی تھی۔پہلا احساس کمتری کا شدید جھٹکا جب لگا جب سحرش نے بڑی خوشی خوشی اس کو اپنے بندے دکھائے۔

’’وائو یہ تو بہت خوب صورت ہیں۔‘‘ ماہ نور نے دل سے تعریف کی۔

’’حسن نے گفٹ کیے ہیں‘ کل ہماری شادی کی سال گرہ تھی ناں۔‘‘

’’ارے تم لوگ اب تک شادی کی سال گرہ مناتے ہو۔‘‘ ماہ نور کو حیرت ہوئی کہ سحرش کا بڑا بیٹا اس کے بیٹے سے ایک سال بڑا تھا۔

’’میں تو سال گرہ وغیرہ پر اتنا یقین نہیں رکھتی‘ مجھے کچھ خاص پسند بھی نہیں ہیں ایسی رسومات لیکن حسن تو بھئی ہر رومانٹک موقع منانا ضروری سمجھتے ہیں۔شادی کی سال گرہ‘ ویلنٹائن ڈے‘ نیوایئر‘ بس انہیں تو موقع چاہیے مجھ سے محبت کے اظہار کا‘ بچوں کی سال گرہ یاد نہیں رہتی پر میری پیدائش کی تاریخ ہر سال یاد رہتی ہے۔‘‘ سحرش بہت محبت اور مان کے ساتھ حسن کا ذکر کررہی تھی پھر تو اکثر ہی سحرش حسن کے بارے میں بتاتی کہ کس طرح وہ اب بھی یعنی کہ شادی کے گیارہ سال بعد بھی اس کے لیے گجرے لاتا‘ پھولوں کے گلدستے لاتا‘ سحرش کے حسن کی تعریف کرتا اور جو سحرش ایک آدھ دن کے لیے اپنی امی کے ہاں چلی جاتی تو آنے کے بعد کس طرح اس کی جدائی میں گزرے اس دن کی دکھ بھری روداد سناتا۔

یہ سب سن کر تو ماہ نور کو شہروز پر اور بھی غصہ آتا کہ وہ تو شادی کے شروع میں بھی اس کے لیے کبھی گجرا تو کیا ایک پھول بھی نہ لایا تھا۔وہ تو گانا سنتی کہ... پھولوں سا چہرہ تیرا' کلیوں سی مسکان ہے' خیالوں میں شہروز کو گانا گاتے اور ہاتھوں میں پھول لیے اپنے ساتھ کھڑا دیکھتی کہ حقیقت میں تو یہ ممکن نہ تھا۔
ماہ نور ٹی وی کھولے بیٹھی تھی اس کا پسندیدہ رومانوی ڈرامہ آرہا تھا' سامنے ہی بڑے تسلے میں ڈھیروں ڈھیر میتھی رکھی تھی جسے توڑنے کا صبر آزما کام اس کو کرنا تھا' کہ شہروز کی پسندیدہ سبزی تھی میتھی' جتنا عرصہ بازار میں رہتی اس کے گھر ہر دو دن بعد پکتی۔پالک میتھی' آلو میتھی' گاجر میتھی' شہروز کا بس نہ چلتا تھا کہ بریانی پلائو اور قورمے میں بھی میتھی ڈلوا دے۔ماہ نور کو یقین تھا کہ اگر کبھی بھولے بھٹکے شہروز کو ان دونوں کی شادی کی سال گرہ کرنے کا دھیان آیا اور ماہ نور بڑے پیار سے اس سے پوچھے کہ 'سنیے جی آج کیا پکائوں' آج ہماری شادی کی سال گرہ ہے' تو دوسری طرف سے جواب آئے گا۔چنے کی دال اور میتھی پکالو۔"
اس ہی لیے میتھی پہلے سے توڑ کر رکھتی تھی۔ڈرامے میں ہیرو' چینی ہیروئن کی خوب صورتی کے گن گارہا تھا۔

’’محبت کی وجہ سے یہ چپٹی بھی خوبصورت لگ رہی ہے‘ بیچارے کو۔ہائے رے محبت‘ ہمارے نصیب میں کہاں یہ تعریفیں حسن وجمال کی۔‘‘ حسرت سے سوچتی‘ ٹکٹکی باندھے ٹی وی دیکھ رہی تھی‘ میتھی توڑتے ہاتھ رک چکے تھے۔

’’اوہو میتھی واہ...!‘‘ خوشی سے کہتا شہروز اس کے برابر بیٹھ گیا۔ محویت سے ڈرامہ دیکھتی‘ ماہ نور چونک گئی۔

’’میتھی دیکھ کر کتنے خوش ہورہے ہیں مجھے دیکھ کر تو کبھی اتنے خوش نہیں ہوئے۔‘‘ لمحہ بھر کو سوچا پھر دوبارہ سے اپنے ڈرامے میں مصروف ہوگئی۔ڈرامے میں بریک آیا تو شہروز کی طرف متوجہ ہوئی۔

’’حسن بھائی نے اتنے اچھے بندے گفٹ کئے ہیں سحرش کو شادی کی سال گرہ پر۔‘‘ اس نے شہروز کو بتایا کہ کچھ اس پر بھی اثر ہو۔

’’اچھا۔‘‘ جواب حسب توقع تھا۔

’’ہم نے اپنی شادی کی ایک سال گرہ بھی نہیں منائی کبھی۔‘‘

’’سال گرہ وغیرہ بے کار کی رسمیں ہیں‘ مجھے نہیں پسند۔‘‘ گو کہ شہروز کا یہ جواب بھی حسب توقع ہی تھا پھر بھی جانے کیوں اتنا غصہ چڑھا ماہ نور کو میتھی کا بھرا تسلا اٹھا کر باورچی خانے میں چل دی۔ تسلا رکھنے کے لیے سلیپ پر رکھا گلاس آگے پٹخا‘ کانچ کا گلاس ڈھلک کر نیچے گر گیا۔ چھن کی زور دار آواز آئی۔

''کیا ٹوٹا۔'' شہروز نے ٹی وی دیکھتے ہوئے صدا لگائی۔وہ اپنا پسندیدہ نیوز چینل لگا چکا تھا۔

''میرا دل۔'' وہ ہلکے سے بڑبڑائی۔پر ماہ نور کے دل ٹوٹنے کا شہروز کو معلوم نہ ہوسکا کہ دل ٹوٹنے کی آواز نہیں آتی اور خاص طور سے اس وقت جب کوئی سننا نہ چاہے۔

ان دس سالوں میں بارہا اس کا دل ٹوٹا جب وہ اس کے گھر آنے سے پہلے تیار ہوکر بیٹھ جاتی تھی کہ شہروز آئے گا تو اس کو دیکھ کر چونکے گا' اس کی تعریف کرے گا پر وہ اس کو دیکھ کر نہ تو چونکتا اور نہ ہی کبھی تعریف کرتا پھر ماہ نور نے بھی خاص طور سے شہروز کے لیے تیار ہونا بند کردیا۔ماہ نور نے شادی سے پہلے بہت سیدھی سادی زندگی گزاری تھی۔اپنے تمام جذبے اپنے ہونے والے شوہر کے لیے سینت سینت کر رکھے تھے لیکن وہ پیار بھرے جذبے شادی کے بعد بھی ایسے ہی سنبھلے کے سنبھلے رکھے رہے کہ شہروز کی خاموش محبت کے آگے اس کا پیار بھی گونگا ہوگیا۔

وہ شروع سے ہی بارش کی دیوانی تھی بارش میں بھیگنا اسے بہت رومانوی لگتا تھا۔ شادی کے بعد پہلی بار جب بارش ہوئی تو وہ چھت پر جاکر بارش میں نہانے لگی۔

بارش میں نہاتے اس کے اندر کی رومانٹک لڑکی نے شہروز کو یاد کیا سو اس نے اسے آواز دی۔

''شہروز آپ بھی آیئے ناں۔کتنا مزہ آرہا ہے بھیگنے میں۔''

''نہیں بھئی مجھے بالکل پسند نہیں بارش میں بھیگنا' جب نہانے کا دل چاہے گا تو واش روم میں جاکر نہالوں گا۔'' واہ کیا تشبیہہ تھی' بارش میں نہانا اور واش روم میں نہانا گویا ایک ہی تھا۔

''آپ آیئے تو۔اچھا لگے گا آپ کو' میں جو ساتھ ہوں گی آپ کے۔'' اس نے بڑے مان سے کہا۔

''بارش میں بھیگنے سے مجھے زکام ہوجاتا ہے اور زکام کی وجہ سے سر میں درد ہوتا ہے۔'' بیماری بھی غیر رومانوی ہوگی' کبھی درد دل یا درد جگر نہیں ہوا جب دیکھو سر میں درد' پھر یوں ہوا کہ بارش میں ماہ نور بھیگی اور نزلہ زکام بخار اور سر درد شہروز کو ہوگیا۔بارش دو دن مزید ہوئی پر وہ بارش بھول بھال کر شہروز کی تیارداری میں لگی رہی کیونکہ مانا کہ اسے بارش پیاری تھی پر شہروز اسے بارش سے بھی زیادہ پیارا تھا۔شہروز بھی اس سے پیار کرتا تھا' ماہ نور جانتی تھی کیونکہ وہ ماہ نور کا بہت خیال رکھتا تھا' پر ماہ نور شہروز کے دل کے جذبوں کا واضح اظہار چاہتی تھی پھر آہستہ آہستہ ماہ نور نے اکثر عورتوں کی زندگی اس ہی طرح غیر

رومانوی گزرتے دیکھ کر اپنے آپ کو تسلی دلاسے دے کر سمجھالیا' لیکن پچھلے دو سال اس کے آٹھ سالوں کی ازدواجی زندگی پر بھاری رہے کہ دو سالوں سے وہ سحرش سے حسن بھائی کے محبت کے قصے سن رہی تھی اور ایک بار ماہ نور نے بھی حسن بھائی کو سحرش کے لیے بکے لاتے دیکھا تھا۔جب وہ سحرش کو بریانی دے کر واپس آرہی تھی تو حسن بھائی ''سحرش جان کہاں ہو تم'' کہتے ہوئے گھر میں داخل ہوئے ان کے ہاتھ میں لال گلابوں کا بہت خوب صورت بکے تھا۔ماہ نور کو دیکھ کر حسن اعتماد سے مسکرادیئے جبکہ سحرش کے لبوں پر شرمیلی مسکراہٹ بکھر گئی۔

''میں چلتی ہوں۔'' ہاتھوں میں بریانی کے خالی برتن اور سینے میں خالی دل لیے ماہ نور ان کے گھر سے نکلی تھی۔ کبھی شہروز نے اس کو جان کہہ کر مخاطب نہیں کیا۔ایک ہوک سی دل میں اٹھی تھی۔کیا تھا جو شہروز بھی کبھی اس کے لیے گفٹ لاتا گو کہ ساری کمائی تو وہ ماہ نور کے ہاتھ پر ہی رکھتا تھا لیکن شوہر کے دیئے ہوئے گفٹ کی تو بات ہی اور ہے۔

''حسن بھائی کتنے رومانٹک ہیں کاش ہمارے میاں جی بھی ان سے عقل لے لیں۔'' ماہ نور نے بڑی حسرت سے سوچا تھا۔

ژ...ژ...ژ

مہینے کا آغاز تھا' ماہ نور کو کچھ خریداری کرنا تھی سو شہروز سے کہہ دیا کہ ساتھ چلے۔خریداری کے بعد دونوں مارکیٹ سے باہر آرہے تھے کہ وہ چونک پڑی۔اس نے ایک نظر دیکھا پھر دوبارہ' بلاشبہ وہ سحرش کے شوہر حسن ہی تھے ساتھ میں ایک طرح دار عورت بھی تھی۔وہ عورت ماہ نور کو کچھ دیکھی دیکھی سی لگی۔

وہ دونوں سامنے والے شاپنگ مال سے نکل رہے تھے۔حسن کے ایک ہاتھ میں کچھ شاپرز تھے جبکہ دوسرے ہاتھ کو اس عورت نے بڑی ادا سے تھاما ہوا تھا۔

''ارے ارے دیکھئے گا وہ حسن بھائی ہیں ناں۔'' ماہ نور نے شہروز کو متوجہ کرنا چاہا۔

''کون... کہاں...؟ مجھے تو دکھائی نہیں دے رہے۔'' شہروز نے کہا تو ماہ نور کو لگا کہ جیسے وہ جان کر انجان بن رہا ہے۔

''وہ سامنے ہی تو ہیں ایک عورت کے ساتھ ادھر۔'' ماہ نور نے سامنے کی طرف اشارہ کیا۔

''اچھا اچھا ہوں گے ہمیں کیا۔'' شہروز نے اس طرف نہ دیکھا گویا دیکھنا ہی نہ چاہتا ہو۔

''حسن بھائی کے ساتھ وہ عورت کون ہے؟'' ماہ نور نے عورت کی ساڑھی دیکھی۔بلائوز کی آستینیں غائب تھیں اور گلا بھی خاصا گہرا تھا۔

''مجھے کیا معلوم کون ہے۔'' شہروز جھنجلایا۔

اب حسن اس عورت کو گاڑی میں بٹھا رہے تھے' بڑی ہی جانثار نظروں سے اس کو دیکھ رہے تھے' بالکل اسی طرح جیسے اس دن سحرش کو دیکھ رہے تھے۔ حسن نے گاڑی آگے بڑھا دی وہ دونوں تھوڑی دیر میں نظروں سے اوجھل ہوگئے' ماہ نور بھی شہروز کے ساتھ موٹر سائیکل پر بیٹھ گئی' لیکن اس کا ذہن الجھا ہوا تھا۔ گھر آکر بھی ماہ نور کے ذہن میں حسن بھائی اور وہ عورت گھوم رہے تھے۔اس عورت کی ادائیں اس کی عمر سے میل نہیں کھا رہی تھیں۔اچانک ہی اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔

''ہاں یاد آیا' یہ تو وہی عورت تھی۔'' ماہ نور بیٹھے بیٹھے ایک دم بولی تو شہروز اسے دیکھنے لگا۔

''ہاں وہی عورت' جب سحرش ایک دن کے لیے امی کے گھر گئی تھی تو میں نے اسے سحرش کے ہاں سے نکلتے دیکھا تھا۔''

''اوہ... تم نے سحرش سے ذکر تو نہیں کیا۔'' شہروز نے پوچھا۔

''نہیں میں سمجھی کہ کوئی رشتہ دار عورت ہوگی' اس کو سحرش کی غیر موجودگی کا علم نہیں ہوگا۔پھر سحرش سے ذکر کرنے کا دھیان ہی نہیں آیا۔''

"ہاں تو رشتے دار ہی ہو گی۔" شہروز بازار سے لائی ہوئی شرٹ دیکھ رہا تھا انداز بہت سرسری سا تھا۔

"رشتے دار' ایسی ہوتی ہیں رشتے دار عورتیں' اس کے کپڑے توبہ توبہ' آپ نے دیکھا نہیں وہ کس طرح حسن بھائی سے چپکی ہوئی تھی۔ حسن بھائی نے کتنی شاپنگ کروائی تھی۔ حسن بھائی کس طرح اس کو دیکھ رہے تھے پھر اس دن سحرش کی غیر موجودگی میں اس کی آمد' مجھے تو گڑبڑ لگ رہی ہے میں سحرش کو بتائوں گی۔"

"اوہو' تم سحرش کو کچھ نہ بتانا۔"

"کیوں بھئی' میں تو بتائوں گی' اسے پتہ چلے گا جب ہی تو حسن بھائی کی کھنچائی کرے گی وہ۔ورنہ بات کہیں آگے نہ بڑھ جائے ایسا نہ ہو کہ حسن بھائی سحرش کے ہاتھوں سے نکل جائیں' بتانا ضروری ہے۔"

"اگر تم سحرش کو بتادوگی تب ضرور حسن سحرش کے ہاتھوں سے نکل جائیں گے۔"

"کیا مطلب؟" شہروز کی بات پر ماہ نور نے نا سمجھی سے اس سے پوچھا۔

"ابھی سحرش کی نظروں میں حسن کا اچھا امیج ہی بنارہے یہی ان دونوں کے لیے بہتر ہے۔اگر حسن کو پتہ چلا کہ سحرش کو ان کے بارے میں معلوم

ہوچکا ہے۔ابھی تو حسن غلط لڑکیوں اور عورتوں کے ساتھ تعلقات سحرش سے چھپاتے ہیں لیکن سحرش کو معلوم ہونے کے بعد حسن کے دل کا خوف بھی ختم ہوجائے گا اور سحرش کے دل میں حسن کی عزت ومحبت ختم ہوجائے گی۔اس سب میں زیادہ نقصان سحرش کا ہی ہو گا۔“

’’تعلقات‘ غلط عورتوں کے ساتھ۔“ ماہ نور کو لگا کہ جیسے اس کے سر پر چھت گری ہو۔’نہیں‘ ایسا کیسے ہوسکتا ہے۔“ وہ سوچ رہی تھی جبکہ شہروز اب بھی بول رہا تھا۔

’’ان کے گھر کا ماحول خراب ہوگا تو بچوں کی زندگی ڈسٹرب ہوجائے گی۔ ان دونوں کی بہتری اسی میں ہے کہ جس طرح زندگی گزر رہی ہے اسی طرح گزرتی رہے۔ان دونوں کی ازدواجی زندگی اور ان کے بچوں کی زندگی کا انحصار اس بات پر ہے کہ حسن کا بھرم سحرش کی نظر میں قائم رہے۔“ یعنی کہ شہروز کو حسن کے بارے میں معلوم تھا کیونکہ بازار میں بھی وہ ان دونوں کو دیکھ کر انجان بن رہے تھے۔شہروز گھر کے باہر کی دنیا کے باسی تھے وہ جانتے ہی ہوں گے کہ حسن کن غلط عادات کا شکار ہیں۔ویسے بھی حسن پیسے والے تھے ان کا اپنا کاروبار تھا۔ان کے لیے یہ سب بڑی بات نہ ہوگی‘ لیکن وہ سحرش سے کتنی محبت‘ اف وہ سر تھام کر بیٹھ گئی۔

''ماہ نور تم پریشان مت ہو' تم سمجھ لو کہ جیسے تم نے کچھ دیکھا ہی نہیں۔ تمہیں کچھ معلوم ہی نہیں۔'' شہروز اس کو پریشان دیکھ کر سمجھانے کی کوشش کررہا تھا اور ماہ نور سوچ رہی تھی کہ وہ کیوں نہ پریشان ہو پچھلے دو سالوں سے وہ حسن کو ہیرو سمجھ رہی تھی۔کسی ڈرامے'کسی فلم کے ہیرو کی طرح' جو اپنی ہیروئن پر دل وجان سے فدا تھا۔حسن کو وہ ایک آئیڈیل شوہر کے روپ میں دیکھتی تھی۔وہ اپنی بیوی کے بغیر نہیں رہ پاتا تھا۔وہ ہر خاص دن سحرش کے ساتھ سلیبریٹ کرتا تھا۔وہ اس کے لئے تحائف لاتا تھا۔اپنے ہاتھوں سے اسے گجرے پہناتا تھا۔سحرش کی تعریفوں میں شعر سناتا تھا۔حسن ایک آئیڈیل شوہر تھا۔وہ کسی بھی عورت کا آئیڈیل شوہر ہوسکتا تھا پھر اس بہترین انسان میں ایک اچھے شوہر میں یہ گندا آدمی کیسے سما سکتا ہے۔

''حسن بھائی تو اتنی محبت کرتے تھے سحرش سے' پھر وہ یہ سب کیسے کرسکتے ہیں؟'' ماہ نور کے اندر کی وہ رومانوی لڑکی حددرجہ مایوس ہوئی تھی۔

''ماہ نور محبت کا دکھاوا کرنے میں اور سچی محبت کرنے میں فرق ہوتا ہے۔ حسن کو محبت کا جھوٹا اظہار کرنے میں کمال حاصل تھا اسی لیے تو جانے کتنی لڑکیوں کے ساتھ محبت جتا کر انہیں بے وقوف بناچکا ہے اور سحرش سے زیادہ محبت جتانے کا مقصد بھی یہی ہوگا کہ وہ کبھی اس پر شک نہ کرسکے۔'' بہت کم

بات کرنے والا شہروز آج ماہ نور کی اداسی دیکھ کر اس سے طویل اور بامعنی گفتگو کررہا تھا۔وہ جانتا تھا کہ ماہ نور بہت دلبرداشتہ ہوئی ہے کیونکہ پچھلے دو سالوں سے وہ شہروز کو بھی حسن کی سحرش سے محبت کے قصے سناتی رہی تھی۔

’’کیا میں یہ سمجھوں کہ جو محبت زیادہ جتاتے ہیں وہ محبت کم کرتے ہیں۔‘‘ ماہ نور یوں بولی گویا کہ اپنے آپ سے بات کررہی ہو۔

’’نہیں ایسا نہیں ہے‘ جو لوگ محبت کرتے ہیں‘ وہ محبت کا اظہار بھی کرتے ہیں‘ پر وہ لوگ جن کو محبت کا اظہار کرنے کے لیے الفاظ نہیں ملتے جو لوگ اپنے دل کی محبت جتا نہیں سکتے وہ بھی بہت محبت کرتے ہیں۔‘‘ شہروز نے کہا۔

’’مثلاً۔‘‘

’’مثلاً ہم دونوں۔‘‘ شہروز نے کہا تو وہ حیرت سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔

’’جیسے ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کا اظہار نہیں کرتے‘ لیکن ہم دونوں ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ہم دونوں گھر میں سکون اور باہمی تعاون رکھتے ہیں‘ ہم دونوں ایک دوسرے سے وفادار ہیں‘ ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کیے بنا جانتے ہیں کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہیں۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔‘‘ بہت کم بات کرنے والا شہروز آج جب زیادہ بولا تو وہ حیرت کے سمندر میں ڈوب گئی۔

'ہم دونوں...!" یہ الفاظ ماہ نور کے ذہن میں گونجنے لگے۔ہاں شہروز نے اس سے کبھی پیار کا اظہار نہ کیا تھا' رومانوی ڈائیلاگ نہ بولیے' یہ تو اسے پچھلے دس سالوں سے معلوم تھا لیکن اس نے بھی کبھی اپنا پیار شہروز پر ظاہر نہیں کیا تھا یہ اسے آج معلوم ہوا تھا۔

شہروز تو بولتا ہی کم تھا' پر وہ تو گفتگو میں مہارت رکھتی تھی۔پھر اس نے بھی تو شہروز سے کبھی نہیں کہا کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے۔وہ شہروز سے محبت تو کرتی تھی' وہ شہروز کے گھر آنے کے وقت سے پہلے گھڑی کی سوئیوں پر بار بار نظر ڈالتی تھی۔وہ شہروز کا انتظار کرتی تھی۔اس کی خوشی میں خوش ہوتی تھی۔اس کی پریشانی پر خود بھی پریشان۔شہروز کی بیماری میں اس کے شفایاب ہونے کی دعائیں کرتی تھی۔یہ سب اس نے کبھی شہروز سے نہیں کہا پر شہروز نے یہ سب دیکھا اور محسوس کیا اس لیے وہ جانتا تھا کہ یہ سب ماہ نور کی اس سے بے انتہا محبت ہی ہے۔لیکن ماہ نور... ماہ نور اس کے محبت بھرے چند لفظوں کی متمنی رہی۔حالانکہ وہ جانتی تھی کہ شہروز کم گو ہے' اپنی بات کو لفظوں میں کہنا اس کے لیے آسان نہیں پھر بھی ماہ نور نے محسوس کیوں نہ کیا کہ شہروز اس کا بہت خیال رکھتا تھا۔اپنی ساری کمائی ماہ نور کے ہاتھ پر رکھتا تھا۔اس کی پریشانیوں میں خود بھی پریشان ہوتا تھا۔ماہ نور کے ساتھ ایمان داری سے اتنے سال گزارے' ماہ نور

کے علاوہ کسی اور عورت کو نہ چاہا۔اسے ایک پر سکون اطمینان بھری زندگی دی۔یہ سب شہروز کی اس سے ڈھیروں ڈھیر محبت نہیں تو اور کیا تھی؟ یہ سب ماہ نور محسوس تو کرتی تھی پھر بھی وہ کیوں نہیں جانتی کہ شہروز بھی اس سے محبت کرتا ہے' وہ اتنے سال محبت کے چند الفاظ سننے کے لیے ترستی رہی لیکن شہروز مرد تھا ناں نہیں جان سکا' یہی سمجھتا رہا کہ جس طرح اسے بنا الفاظ کے اظہار کے معلوم ہے' اس ہی طرح ماہ نور بھی اس کی محبت کے بارے میں جانتی ہوگی۔ماہ نور نے سوچا کہ آج وہ خود بڑھ کر اپنے دل میں خوشبو کی مانند بسی شہروز کی محبت کو اپنے ہونٹوں پر لے آئے۔آج وہ پہل کردے تاکہ شہروز کی طرف سے بھی اظہار محبت ہوجائے۔اس طرح ماہ نور کے دل کی برسوں کی پیاس بھی بجھ جائے گی۔سو ماہ نور نے شہروز کو مخاطب کیا۔

' 'شہروز' ' ...

' 'ہوں۔'' وہ تھوڑا سا گھبرائی' تھوڑا سا جھجکی کہ معلوم نہیں بولنا چاہیے کہ نہیں۔کیسا عجیب سا لگے گا' شادی کے دس سال بعد بولنا۔وہ بھی بیوی کے منہ سے اقرار محبت بولا ہی نہیں جارہا تھا۔الفاظ جیسے منہ سے نکلنے کے لیے تیار ہی نہ تھے۔وہ سوچنے لگی۔

''بھلا کیا بولوں ان کا اتنا تو خیال رکھتی ہوں' انہیں معلوم تو ہے کہ میں ان سے کتنی محبت کرتی ہوں' پھر شہروز نے بھی تو مجھ سے کبھی نہیں کہا۔انہیں تو محبت بھرے جملے بولنے ہی نہیں آتے۔اچھا ہے ناں زیادہ رومانٹک نہیں ہیں۔ نہیں تو ڈر ہی رہتا کہ معلوم نہیں کب کس لڑکی سے عشق جھاڑنے کھڑے ہو جاتے۔ہاں یہ سب تو فلموں' ڈراموں اور کہانیوں میں ہی اچھا لگتا ہے۔'' وہ دل ہی دل میں مطمئن ہو گئی۔

''ہاں کیا کہہ رہی ہو؟'' شہروز نے اسے سوچتے دیکھ کر دوبارہ پوچھا۔

''کچھ نہیں کھانا پکانے جا رہی ہوں۔آلو پالک اور میتھی کی بھجیا بناؤں گی۔'' ماہ نور نے کہا تو شہروز مسکرا دیا۔

ماہ نور سوچ رہی تھی کہ آج کے بعد سحرش سے حسن کی محبتوں کے قصے سن کر اسے حسن پر غصہ' سحرش پر ترس اور اپنے شہروز پر بے پناہ پیار آئے گا' کیونکہ وہ سمجھ چکی تھی کہ محبت پھولوں کی مانند ہے کہ جس کا اظہار کیے بنا بھی دل کا آنگن محبت کی مہک سے ہر دم مہکتا رہے گا۔

پاکستانی پوائنٹ

اختتام